[redacted]

عزیز ترین دوست رحمۃ اللہ علیہ

محمد رمضان یوسف سلفی

مولانا محمد یوسف انور حفظہ اللہ تعالیٰ

چند ہفتے پیشتر میرے عزیز ترین دوست جو میرے برخوردار بھی تھے اور چھوٹے بھائیوں بیٹوں کی طرح بھی تھے محمد رمضان یوسف سلفی اچانک اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوگئے۔ کئی باران کی تعزیتی سطور لکھنے کی کوشش کی لیکن قلم رواں ہی نہیں ہوتا تھا۔ ان کے گھر جا کر دو تین مرتبہ بچوں کو دلاسا بھی دیا اور حوصلہ وصبر کی تلقین بھی کرتا رہا۔ اب گاہے بگاہے کسی نہ کسی کے ہاتھ کھانے پینے کی اشیاء بچوں کی دلجوئی اور حوصلہ افزائی کے لئے بھجواتا رہتا ہوں اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل عطا کرے اور تعلیم وتربیت کے مراحل آسان فرمادے۔ یہ سن کر خوشی ہوئی کہ وہ جس دکان پر کام کرتے تھے اس کے مالک عزیز؟ ثناء الرحمٰن صاحب بھی ان کا خیال رکھتے اور مالی معاونت کرتے رہتے ہیں یہ تفصیل محض اس لئے لکھی ہے کہ اکثر مرحوم کے ملنے والے اور احباب کرام مجھ سے فون پر ان کے اہل وعیال کے بارے میں پوچھتے رہتے ہیں۔ بہرکیف دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی دینی خدمات اور بے لوث ومخلصانہ تحریروں اور صالح کارناموں کو قبول ومنظور فرما کر اس قافلہ علمی اور علمائے اسلاف کا آخرت میں ساتھ نصیب فرمائے۔ جن کے متعلق وہ لکھتے رہتے تھے اور ان کی خدمات دینیہ سے نسل نو کو قلم وقرطاس کیصورت میں معلومات بہم پہنچایا کرتے تھے اللھم اغفرلہ وارحمہ و عافہ واعف عنہ

مرکزی جامع اہلحدیث امین پور بازار کی ایک دکان پر چونکہ وہ کام کرتے تھے میرے بیٹوں کی دکانیں بھی یہاں پر ہیں گاہے گاہے میں ان دکانوں پر جب بھی جاتا انہیں معلوم ہو جاتا تو فوراً سارے کام چھوڑ کر میرے پاس تشریف لاتے یا میں ان کے پاس چلا جاتا موضوع سخن ان کی پسندیدہ اور محبوب شخصیات ان کے کارنامے ہوتے۔ جن میں

مرحومین اور موجودین کے تذکار علمی ہوتے گویا کہ ''گاہے گاہے باز خواں آں قصہ پارینہ را'' والا معاملہ رہتا۔ مرحومین علمائے سلف خصوصاً جن سے مجھے ملنے کے مواقع ملتے رہے تھے۔ روپڑی بزرگ، لکھوی بزرگ اور دیگر علماء مولانا احمد الدین گکھڑوی، حافظ عبدالحق صدیقی، مولانا علی محمد صمصام، مولانا عبداللہ ثانی مولانا، محمد رفیق پسروری، مولانا عبدالمجید سوہدری، مولانا سید عبدالغنی شاہ آف کاموں کے، مولانا محمد یحییٰ حافظ آبادی حافظ محمد یحییٰ عزیز مولانا محمد صدیق، مولانا عبدالواحد، حافظ محمد اسماعیل ذبیح، حافظ محمد ابراہیم کمیرپوری، مولانا محمد حسین شیخوپوری، حافظ محمد یوسف، گکھڑوی، میاں فضل حق، علامہ احسان الٰہی ظہیر، مولانا حافظ محمد عبداللہ شیخوپوری، اور بزرگ اہل علم وفضل، مولانا محمد حنیف ندوی شیخ الحدیث مولانا عبداللہ گوجرانوالہ، شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی، مولانا سید محمد داؤد غزنوی اور ان کے فرزند ارجمند سید ابوبکر غزنوی رحہم اللہ اجمعین کے خوش کن علمی احوال و واقعات اور خدمات کا ذکر ہوتا تو وہ عش عش کر اٹھتے خاص خاص باتوں کو نوٹ کر لیتے، مقامی علمائے عظام، مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف، مولانا محمد اسحٰق چیمہ، مولانا عبیداللہ احرار کے کارہائے نمایاں بیان ہوتے تھے۔ سلفی صاحب خوب محظوظ ہوتے جیسے کہ ان کی تشنگی بجھ رہی ہے پھر ان واقعات کو میرے حوالے سے اپنی تحریروں میں لکھتے تحریک پاکستان اور ختم نبوت کی تحریکوں میں ہمارے ان اکابر کے کردار کو سنتے تو بہت خوش ہوتے کہ ہمارے اکابران میں سرفہرست تھے۔ مولانا محمد اسحٰق بھٹی اور مولانا محمد عبداللہ گورداسپوری سے تو ان کے خصوصی محبت بھرے الفتوں کے تعلقات تھے۔ میرے بھی ان اصحاب فضیلت سے گہرے مراسم تھے میرے درمیان اور ان حضرات کے درمیان وہ جیسے کہ پُل کا کام دیتے تھے۔ جب بھی فیصل آباد ان کی آمد ہوتی مجھے فوراً آگاہ کرتے اور انہیں لیکر میرے غریب کھانے پر پہنچتے۔ میرے لئے یہ ملاقاتیں اور پیار بھری ان سے گفتگو بہت لطف وسرور پیدا کرتی تھیں۔ ان بزرگوں کے علاوہ مختلف مقامات پر رہائش پذیر اہل قلم احباب کے

ساتھ بھی میرا رابطہ کراتے اور کبھی کبھار جب ان کا فیصل اباد آنا ہوتا تو میل ملاپ کا وقت نکالتے افسوس! اب یہ تمام سلسلہ ربط ان کے انتقال پر ملال سے ختم ہو کر رہ گیا ہے۔

سلفی علیہ الرحمہ نے جس قدر تصانیف لکھیں ان کی بہت سی کتب کے ابتدایئے اور دیباچے مجھ سے لکھوائے۔ میرے درسوں اور خطبات جمعہ اور شہر میں تقریروں کے پروگراموں میں خاص طور پر شرکت کرتے اور کہتے کہ آپ ہر تقریر کے موقع پر اپنے اسلاف اور علمائے اہلحدیث کا جو تذکرہ کرتے ہیں ان سے معلومات میں اضافہ ہوتا ہے اور ایمان بھی تازہ ہوتا ہے۔ کاش کہ ہمارے دیگر علماء بھی اپنے مرحوم اکابر کا ذکر کر کے نوجوانوں کو ان کی دینی خدمات سے آگاہ کریں۔

میرے بارے میں سلفی صاحب کی بہت سی خوش فہمیاں تھیں' مجھے وہ احترام واکرام بھی اس قدر دیتے تھے کہ میں اپنے آپ کو اس قابل بالکل نہیں سمجھتا تھا یہ ان کی رافت ومحبت اور میری حقیر دینی خدمات کا انہیں اعتراف تھا۔ وگرنہ من آنم کہ من دانم' وفات سے چند روز پہلے مولانا عبداللہ گورداسپوری کے پوتے عزیزم سہیل کے ہمراہ میری تیمارداری کے لئے میرے غریب خانہ پر آئے تو تادیر بات چیت کرتے رہے۔

پچھلے دنوں مجھے ایک شدید بیماری اور مثانہ کے آپریشن کے مراحل سے گزرنا پڑا' میری اس بیماری کا انہوں نے جماعتی رسائل میں تذکرہ کیا اور قارئین واحباب سے صحت کی دعاؤں کی درخواست کی۔ الحمدللہ خود ان کی دعاؤں اور دوست و رفقاء کی دعاؤں سے اور اللہ تعالیٰ کے اس عاجز پر خاص فضل وکرم سے میں پہلے سے زیادہ صحت مند اور توانا ہوں اور احباب کا مشکور ہوں ساتھ ہی عزیز مکرم محمد رمضان سلفی رحمۃ اللہ علیہ کیلئے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی بشری لغزشوں سے درگزر فرما کر بخشش وغفران سے نوازے اور ان کے اہل وعیال اور حلقہ یاراں کو صبر وحوصلہ کی توفیق بخشے۔ (آمین)